سوال

(200)شاذلیہ وغیرہ صوفیوں کے طریقوں کی طرف نسبت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ یا ابوالحسن شاذلی کے سلسلوں میں داخل ہونے اوران کی طرف نسبت میں کوئی حرج ہے ؟کیا یہ سنت ہے یا بدعت ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام ابوداؤداور دیگر اصحاب سنن نے حضرت عریاض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ :

قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ، وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ ، وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ ، فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَعَظْتَنَا مَوْعِظَةَ مُوَدِّعٍ ، فَاعْهَدْ إِلَيْنَا بِعَهْدٍ ، فَقَالَ : عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ، وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا ، وَسَتَرَوْنَ مِنْ بَعْدِي اخْتِلَافًا شَدِيدًا ، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي ، وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ ، وَإِيَّاكُمْ وَالْأُمُورَ الْمُحْدَثَاتِ ، فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

(سنن ابن ماجہ ح :٤٢)

رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی نماز سے فراغت کے بعد ہماری طرف توجہ فرمائی اور بہت مؤثر وعظ ارشاد فرمایا'جس سے آنکھیں اشکبار ہوگئیں اور دل ڈرگئے ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ" یہ تو الوداع کہنے والے کا وعظ ہے تو آپ ہمیں کیا وصیت فرمائیں گے ؟آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور سمع وطاعت کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ تم پر کوئی حبشی غلام ہی امیر ہو تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا یقینا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا (اختلاف سے بچنے کےلئے) میری سنت اوراور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرنا اسے مضبوطی سے تھام لینا اسی سے وابستہ رہنا اورلپنے آپ کو بدعات سے بچانا (دین میں ایجاد کی گئی) ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے ۔"

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ آپ کی امت میں بہت زیادہ اختلاف رونما ہوگا ۔ لوگ مختلف طریقے اور انداز اختیار کرلیں گے ان میں بدعات ومحدثات کی کثرت ہوگی توان حالات میں آپ ﷺ نے مسلمانوں کو نصیحت یہ فرمائی کہ کہ وہ اللہ کی کتاب اوراس کے رسول ﷺ کی سنت کے دامن سے وابستگی اختیار کرکے اسے مضبوطی سے تھام لیں آپ ﷺ نے مسلمانوں کو تفرقہ بازی انتشار وخلفشار اور بدعات ومحدثات سے اجتناب کرنے کی بھی تلقین فرمائی کیونکہ بدعات انسان کوگمراہ کرکے اللہ تعالیٰ کے راستہ سے دور لے جاتی ہیں آپ ﷺ نے اپنی امت کووہی وصیت فرمائی جوحسب ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ نےلپنے بندوں کووصیت فرمائی ہے :

وَاعتَصِموا بِحَبلِ اللَّهِ جَميعًا وَلا تَفَرَّقوا ١٠٣ ... سورة آل عمران

"اور تم سب مل کر اللہ کی (ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا۔"

نیز فرمایا:

وَأَنَّ هٰذا صِر طى مُستَقيمًا فَاتَّبِعوهُ وَلا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُم عَن سَبيلِهِ ذٰلِكُم وَصّىٰكُم بِهِ لَعَلَّكُم تَتَّقونَ ١٥٣ ... سورة الانعام

''بلاشبہ میرا سیدھا راستہ یہی ہے تو تم اس پر چلنا کیونکہ تم (ان پر چل کر) اللہ کے رستے سے الگ ہو جاؤ گے، ان باتوں کا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ پرہیزگار بنو۔"

ہم تمہیں وہی وصیت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے وصیت فرمائی ہے ہم اہل سنت کے ساتھ وابستگی کی وصیت کرتے ہیں اور اس سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں۔جسے ان کے تصوف کے سلسلے والوں نے ایجاد کیا ہے جس میں بدعی اوراد غیر مشروعہ انکار اور شرکیہ دعائیں ہیں یا شرک تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں مثلا غیر اللہ سے استغاثہ مفرد اسماء کے ساتھ اس کا ذکر اور کلمہ آہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اسماء حسنی میں سے نہیں ہے اسی طرح دعاء میں مشائخ کے ساتھ توسل اور مشائخ کے بارے میں یہ اعتقاد کہ وہ دلوں کے حالات سے آگاہ ہیں۔ دلوں کے مخفی بھید جانتے ہیں نیز ان کا اجتماعی طور پر ایک ہی آواز میں حلقوں میں ترنم کے ساتھ لہک لہک کر ذکر کرنا وغیرہ یہ وہ باتیں ہیں جن کا اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت میں کوئی ذکر نہیں ہے۔

ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص38